روبرکس ماڈل پیپر اردو لازمی-دہم

سیکشن-الف

وقت: 20منٹ **نمبر:** 15

1. بلال نے سبق پڑھا۔ میں "سبق" ہے۔

ا) فعل ب) فاعل ج) **(مفعول)** د) علامت فاعل

2. آم کا باغ خوبصورت ہے۔ کی ترکیب نحوی ہے۔

ا) مسند، مسند الیہ خبر ب) **(مبتدا، خبر)** ج) فاعل، فعل، فعل ناقص د) مسند الیہ، فعل، خبر

3. شام کے لوگ شام ہونے سے پہلے کھانا کھاتے ہیں۔ درجہ بالا جملے میں دو ذو معنی لفظ "شام" کے معنی ہے۔

ا) **(ملک، وقت)** ب) ملک، کام ج) وقت پھل د) وقت سبزی

4. حمید بھائیوں کی طرح میرا دوست ہے۔ درجہ بالا جملے میں حرف تشبیہ ہے۔

ا) حمید ب) بھائیوں ج) **(کی طرح)** د) دوست

5. ایک اور چراغ بجھ گیا۔ یہاں چراغ سے مراد ہے----------

ا) **(عالم فاضل)** ب) امیر کبیر ج) غیرت مند د) عقل مند

6. "علی شیر کی طرح بہادر ہے" جملہ ہے۔

ا) استعارہ ب) کنایہ ج) مجاز مرسل د) **(تشبیہ)**

7. "میرا چاند آگیا" جملہ ہے۔

ا) **استعارہ** ب) کنایہ ج) مجاز مرسل د) تشبیہ

8. "پوشیدہ بات کرنا" کہلاتا ہے۔

ا) استعارہ ب) **(کنایہ)** ج) مجاز مرسل د) تشبیہ

9. جملہ فعلیہ کے مسند الیہ کو کہتے ہیں۔

ا) فعل ب) **(فاعل)** ج) مفعول د) فعل ناقص

10. "بازار سے سودا لانا" مثال ہے۔

ا) استعارہ ب) کنایہ ج) **(مجاز مرسل)** د) تشبیہ

11. امجد (آپ کا ہم جماعت) آج بازار میں مجھے ملا۔ مثال ہے۔

ا) فعلیہ ب) سوالیہ ج) **(معترضہ)** د) اسمیہ

12.بدیع کے لغوی معنی ہیں۔

ا) پیچیدہ ب)سادہ ج)**(انوکھا)** د)سہانا

13. تلمیح کے لغوی معنی ہیں۔

ا)**(اشارہ کرنا)** ب)واضح کرنا ج) آغاز کرنا د) تکرار کرنا

14."جام جمشید"مثال ہے۔

ا)**(تلمیح)** ب)کنایہ ج)استعارہ د)تشبیہ

15.ایک فصیح صنفِ سخن ہے۔

ا) حمد ب)نعت ج)**(غزل)** د) نظم

سوال	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
جواب	ج	ا	ج	ا	د	ا	ا	ب	ب	ج	ج	ج	ا	ا	ج

سیکشن-ب

وقت:2گھنٹے40منٹ

نمبر:15

1.(الف) درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات میں سے **آٹھ** کے جوابات اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔ (8 × 2 = 16)

سورۃ الحجرات سے واضح ہے کہ ذاتیں اور خاندان محض شناخت کے لیے ہیں، اصلی شرف وفضیلت کا معیار نسب نہیں، تقویٰ ہے۔ علامہ اقبالؒ اس پر زور دیتے ہیں اور شعوبی، قبائلی، نسلی، لونی اور لسانی امتیازات پر اسلامی نصب العین کی فوقیت تسلیم کرتے ہیں، اور یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جہاں سے ہم مذکورہ بالا مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔ باقی رہا لسانی مسئلہ تو اسلام کی عمرانی تاریخ کے مطالعے میں اس کا جواب موجود ہے۔ زبانیں اظہار کا وسیلہ ہیں۔ صدیوں تک تمدنی سطح پر ترجیحات کا ایک اُصول قائم رہا ہے جس کی رُو سے عربی کو قرآن پاک کی زبان ہونے کی وجہ سے فوقیت حاصل تھی۔ عالم اسلام کی ثقافتی زبان فارسی تھی۔ مسلمان جس ملک میں بھی گئے وہاں کی زبان کو انھوں نے اظہار کا وسیلہ بنایا۔ جس علاقے میں پہنچے وہاں کی علاقائی زبان ان کے لیے تبلیغ وہدایت کا ذریعہ بنی۔ زبان کے ساتھ پرستش کا کوئی شائبہ شامل نہیں کیا گیا، نہ ملکی اور علاقائی زبانوں کے درمیان کسی مناقشت کی خبر ملتی ہے۔ بیسویں صدی سے قبل عالمِ اسلام میں زبانیں جھگڑے کا سبب نہیں تھیں کیونکہ اصل اہمیت زبانوں کو نہیں مطالب کو حاصل رہی۔ زبان، اظہار کا وسیلہ ہے۔

سوالات:

i. سورۃ الحجرات میں کیا واضح ہے؟

جواب: سورۃ الحجرات سے واضح ہے کہ ذاتیں اور خاندان محض شناخت کے لیے ہیں۔

ii. اصلی شرف وفضیلت کا معیار کیا ہے؟

جواب: اصلی شرف وفضیلت کا معیار نسب نہیں، تقویٰ ہے۔

iii. علامہؒ اقبال کس بات پر زور دیتے ہیں؟

جواب: علامہ اقبالؒ اس پر زور دیتے ہیں اور شعوبی، قبائلی، نسلی، لونی اور لسانی امتیازات پر اسلامی نصب العین کی فوقیت تسلیم کرتے ہیں۔

iv. زبانیں کس کا وسیلہ ہیں؟

جواب: زبانیں اظہار کا وسیلہ ہیں۔

v. عربی زبان کو کیوں فوقیت حاصل تھی؟

جواب: عربی کو قرآن پاک کی زبان ہونے کی وجہ سے فوقیت حاصل تھی۔

vi. عالم اسلام کی ثقافتی زبان کیا تھی؟

جواب: عالم اسلام کی ثقافتی زبان فارسی تھی۔

vii. مسلمانوں نے تبلیغ وہدایت کس زبان میں کی؟

جواب: جس علاقے میں پہنچے وہاں کی علاقائی زبان ان کے لیے تبلیغ وہدایت کا ذریعہ بنی۔

viii. بیسویں صدی سے قبل اہمیت کس کو حاصل رہی؟

جواب: بیسویں صدی سے قبل عالَمِ اسلام میں زبانیں جھگڑے کا سبب نہیں تھیں کیونکہ اصل اہمیت زبانوں کو نہیں مطالب کو حاصل رہی۔

ix. عبارت کا مناسب عنوان تحریر کریں۔

جواب:

ہر سوال کے درست اور اقتباس کے مطابق جواب لکھنے پر 2 نمبر ہیں۔

(ب) درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات میں سے "**پانچ**" اجزاء کے جوابات تحریر کریں۔ (5 × 2 = 10)

ناظر گل؛ پاسباں رنگ وبو، گلشن پناہ

ناز پرور، لہلہاتی کھیتیوں کا بادشاہ

وارث اَسرارِ فطرت، فاتح امید وبیم

محرم اسرار باراں، واقفِ طبع نسیم

جلوۂ قدرت کا شاہد، حسنِ فطرت کا گواہ

ماہ کا دل، مہرِ عالم تاب کا نورِ نگاہ

سوالات:

1. "پاسبانِ رنگ و بو" کا مفہوم واضح کریں۔

جواب: رنگوں اور خوشبوؤں کا خیال رکھنے والا

2. "اسرارِ فطرت" سے کیا مراد ہے؟

جواب: قدرت کے چھپے ہوئے راز

3. لفظ مہر کا ذو معنی اس طرح لکھیں کہ دونوں کے معنی واضح ہو جائیں۔

جواب: (مہر محبت) (مہر سورج)

4. شعر میں "طبعِ نسیم" کا کیا مطلب ہے؟

جواب: صبح کی نرم اور ٹھنڈی ہوا

5. درج بالا اشعار سے ہم قافیہ الفاظ لکھیں۔

جواب: قدرت، فطرت، گواہ نگاہ، امید و بیم، طبعِ نسیم

6. شعر (تین) کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: کسان قدرتی نظاروں اور فطرت کی خوبصورتی کا گواہ ہے۔ وہ چاند کا دل اور دنیا کو روشن کرنے والا سورج کی نگاہ کی روشنی ہے۔

ہر سوال کے درست جواب لکھنے پر 2 نمبر ہیں۔

(ج) مندرجہ ذیل میں سے **پانچ** کے جوابات تحریر کریں۔ $(5 \times 2 = 10)$

1. جملہ اسمیہ کے دو دو جملے لکھ کر ان کی تقطیع کریں؟

جواب: الف۔ حسان عقل مند ہے۔

مبتداء: حسان، **خبر:** عقل مند، **فعل ناقص:** ہے

ب۔ انیلہ کامیاب ہو گئی۔

مبتداء: انیلہ، **خبر:** کامیاب، **فعل ناقص:** ہو گئی

ہر سوال کے درست جواب لکھنے پر 2 نمبر ہیں۔

2. "ساجد نے کتاب پڑھی" درج بالا جملے کی ترکیب نحوی کریں۔

جواب: ساجد نے کتاب پڑھی۔

فاعل: ساجد، **مفعول:** کتاب، **فعل متعدی:** پڑھی

3. ذو معنی الفاظ "کان" کو جملے میں اس طرح استعمال کریں کے ان کے دونوں معنی واضح ہو جائیں۔

جواب:

کان: میرے کان میں درد ہے۔

کان: آج ہم نے کوئلہ کی کان دیکھی ہے۔

4. مجاز مرسل کی تعریف لکھیں اور ایک مثال دیں؟

تعریف: جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کے بجائے مجازی معنوں میں اس طرح استعمال ہو کہ اس کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کے علاوہ کوئی اور تعلق پایا جائے، مجازِ مرسل کہتے ہیں۔

مثال: میں پاکستان میں رہتا ہوں۔

5. تشبیہ اور استعارہ کی ایک ایک مثال دے کر فرق واضح کریں؟

جواب: علی شیر کی طرح بہادر ہے۔ (تشبیہ)

علی شیر ہے۔ (استعارہ)

6. غزل اور نظم میں ہیئت کے لحاظ سے فرق کو واضح کریں۔

جواب:

1. غزل کا کوئی عنوان نہیں ہوتا۔

نظم کا ایک عنوان ہوتا ہے۔

2. نظم میں بہت سے ردیف اور قافیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

غزل میں ایک ہی قافیہ اور ردیف کا استعمال ہوتا ہے۔

3. نظم کے اشعار تعداد میں زیادہ ہو سکتے ہیں۔

غزل کے اشعار کی تعداد محدود ہوتی ہے۔

سیکشن—ج

نمبر:24

. متن اور سیاق وسباق کے حوالے سے کسی **ایک** جز کی تشریح کریں۔ (5)

الف)۔ اور جیسے اس انار کے سارے جلتے پھول ان پر برس گئے۔ پھر بھی نہ جانے کیسے ان کا کانپتا ہوا ہاتھ بے اختیار آگے بڑھا۔ درمیانی گول میز جیسے انھیں نظر نہیں آرہی تھی۔ یہ میز پر اوندھ گئیں اور جانے کیسے انھوں نے میاں کی پتلون کا پائنچا مضبوطی سے مٹھی میں جکڑ لیا اور کہنے کی کوشش میں ہانپنے لگیں...... آنکھوں اور ناک سے بہتا پانی کھلے ہونٹ اور اجڑے بالوں میں چمکتے سفید بال وہ اس عالم میں کیسی بدصورت لگ رہی تھیں۔ سب نے نظریں جھکا لیں۔ میاں منہ پھیر کر کھڑے ہو گئے۔

حوالہ متن: 1 نمبر

سیاق وسباق: 1 نمبر

تشریح: 3 نمبر

ب)۔ توپ کاپی میں آثار قدیمہ کے ایک عجائب گھر کے علاوہ فوجی عجائب خانہ بھی علیحدہ موجود ہے، جو "اوقاف" کہلاتا ہے۔ اسلامی ترکی آرٹ، ادب اور نقاشی نیز مصوری کے بھی حیرت انگیز نمونے موجود ہیں۔ اسلامی علوم وفنون اور ثقافت کو آگے بڑھانے میں سابقہ ترک، بالخصوص عثمانی حکمرانوں کا کردار بہت نمایاں ہے۔ انھی کے علمی ذوق کی وجہ سے استنبول کا عجائب خانہ توپ کاپی، جہاں نوادر اور آثار قدیمہ کا مشہور عالم مرکز بنا، وہاں علم وفن کے بیش بہا ذخیروں اور نادر کتابوں کا بھی خزانہ بنا۔ نوادرِ کتب اور اہم مخطوطات کے الگ شعبے ہیں۔ بعض ایسی کتابیں بھی وہاں موجود ہیں کہ جن کا ایک ہی نسخہ دنیا میں موجود ہے اور وہ نسخہ توپ کاپی میں ہے۔

3. نظم اور شاعر کا حوالہ دے کر درج ذیل میں کسی **ایک** جز کی تشریح کریں۔ (5)

نظم کا نام: 1 نمبر

شاعر کا حوالہ: 1 نمبر

قواعد کے لحاظ سے جملوں کی درستی: 1 نمبر

تشریح: 2 نمبر

الف)۔ چھپنا وہ مہتاب کا، وہ صبح کا ظہور

یادِ خدا میں زمزمہ پردازیِ طیور

وہ رونق اور وہ سرد ہوا، وہ فضا، وہ نور

خنکی ہو جس سے چشم کو اور قلب کو سُرور

نظم اور شاعر کا حوالہ

نظم کا نام: نمود صبح

شاعر کا حوالہ: میر ببر علی انیس

تشریح:- ان اشعار میں شاعر نے طلوعِ صبح کا منظر بہت خوبصورتی سے بیان کیا ہے کہ رات کے وقت چاند کی حکمرانی کی ہوتی ہے۔ اور جیسے ہی صبح کا ظہور ہوتا ہے اور چاند چھپنے لگتا ہے، اور ہر طرف چرند پرند اللہ کے ذکر میں مگن ہو جاتے ہیں اور ہر طرف رونق اور چہل پہل دکھائی دینے لگی۔ ٹھنڈی ہوا بہت خوش گوار تھی۔ اور اس ہوا نے دل کو لطف دینا شروع کیا۔ اُس وقت زمین پر انسان اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء میں مصروف تھی اور فرشتے آسمان پر ذکرِ خدا میں مصروف تھے۔ اور یہ ایک متاثر کن صبح تھی۔

ب)۔ جو زندگی وطن پر

قربان کر رہے ہیں

نسلیں گواہی دیں گی

احسان کر رہے ہیں

نظم کا نام: اے دیس کی ہواؤ!

حوالہ شاعر: جمیل الدین عالی

تشریح: شاعر اس بند میں کہتے ہیں کہ ایک سچے محب وطن پاکستانی کی طرح اپنے ملک پر جان قربان کرنے والوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ وطن کی سلامتی اور آزادی کے لیے اپنی جانوں کے نظرانے پیش کرتے ہیں وہ پاکستان کا حصّہ بننے کے لیے بے چین ہیں۔ اور ہماری آنے والی نسلیں اِس بات کی شہادت دیں گی کہ وہ ملک اور قوم پر بہت مہربانی کر رہے ہیں اُن کی عظیم قربانیاں تاریخ کا حصّہ بنیں گیں۔

4. کسی ایک غزلیہ جز کی تشریح کریں اور شاعر کا حوالہ دیں۔ (5)

شاعر کا نام: 1 نمبر
تشریح: 2 نمبر
قواعد کے لحاظ سے جملوں کی درستی: 2 نمبر

الف)۔ جو حیات جاوداں ہے جو ہے مرگِ ناگہاں

آج کچھ اس ناز اس انداز کی باتیں کرو

عشق بے پرواہ بھی اب کچھ ناشکیبا ہو چلا

شوخیِ حسنِ کرشمہ ساز کی باتیں کرو!

الف)۔ صداقت ہو تو دل سینوں سے کھینچنے لگتے ہیں واعظ

حقیقت خود کو منوا لیتی ہے مانی نہیں جاتی

جسے رونق ترے قدموں نے دے کر، چھین لی رونق

وہ لاکھ آباد ہو اس گھر کی ویرانی نہیں جاتی

درج ذیل میں سے کسی **ایک** موضوع پر دو سو سے تین سو الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیں۔ (9)

تمہید: 2 نمبر
نفس مضمون: 5 نمبر
اختتام: 2 نمبر

الف۔ محنت میں عظمت

ب۔ میری پسندیدہ شخصیت